لاطینی امریکا: آزاد تجارتی علاقے کی امریکی تجویز مسترد

لاطینی امریکہ میں بش کے خلاف شدید ردعمل

لاطینی امریکا کے چونتیس ممالک میں آزاد تجارتی زون بنانے کی امریکی تجویز پر ہونے والا دوروزہ سربراہ اجلاس بیونس آئرس میں بے نتیجہ ختم ہوگیا۔ ارجنٹائن میں ہونے والے اس اجلاس کے دوران امریکا اور بش کے ہزاروں مخالفین نے مظاہرہ کیا اور امریکی پرچم نذر آتش کردیے۔ آزاد تجارت کے اس منصوبے کی برازیل، ارجنٹائن، وینزویلا، یوروگوئے اور پیراگوئے نے مخالفت کی۔ اجلاس میں امریکا اور میکسیکو اس کوشش میں تھے کہ آزاد تجارت کے علاقائی منصوبے شروع کرنے پر اتفاق ہوجائے۔ تاکہ امریکی استعماری معیشت کو فروغ مل سکے۔ لاطینی امریکہ کے ۳۴ ممالک میں سے صرف پانچ ممالک ارجنٹائن، وینزویلا یوروگوے پیراگوئے اور برازیل اس تجارتی علاقے کے قیام کے مخالف ہیں لیکن بقیہ ۳۹ ممالک کی رائے یہ تھی کہ اس مسئلے پر ۲۰۰۶ء کے اجلاس میں دوبارہ ہمدردانہ غور کیا جائے کیونکہ یہ ممالک امریکہ سے مخالفت مول لینا نہیں چاہتے تھے۔ وینزویلا کے صدر ہیوگوشاویز نے اجلاس کے دوران کہا کہ وہ علاقے میں آزاد تجارت کو فروغ دینے کے خلاف ایک پہاڑ کی مانند کھڑے ہیں، اجلاس کے اختتام پر انھوں نے کہا کہ آج سب سے بڑا نقصان اٹھانے والے شخص مسٹر بش تھے۔ اس اجلاس کے دوران صدر جارج بش اور آزاد تجارت کے خلاف پرتشدد مظاہرے بھی ہوئے۔ روزتوڑ پھوڑ کے واقعات بھی پیش آئے مذاکرات کی ناکامی کے بعد صدر جارج بش برازیل پہنچ گئے جہاں پر انھوں نے صدر لولہ ڈی سلوا سے ملاقات کی اور کہا کہ برازیل امریکا کا قریبی دوست ملک ہے۔ یادر ہے کہ برازیل نے بھی علاقے میں آزاد تجارت کے منصوبے کی مخالفت کی تھی۔ امریکی استعماریت کے خلاف دنیا بھر میں نفرت، حقارت اورغم وغصہ میں تیزی سے اضافہ ہورہا ہے۔ سرمایہ داری کے سب سے بڑے محافظ امریکہ کو اب سرمایہ دارانہ نظام کے حامل ممالک کی مخالفت کا بھی سامنا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سرمایہ داری کی بنیاد محبت، خلوص اور وفا پر نہیں بلکہ حرص وحسد کے جذبات پر استوار ہوتی ہے۔ لہٰذا تمام تعلقات، معاملات سرمایہ میں اضافے کے حوالے سے نبھائے جاتے ہیں۔ مفادات کا ٹکراؤ آخر کار سرمایہ دارانہ نظام کی بنیادی خامی ہے جس کا حل سرمایہ داری ابھی تک تلاش نہیں کرسکی۔

ساحل فروری ۲۰۰۶ء